رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ر

سالانہ چندہ بیرون پاکستان تیس روپے

یوم ۔ منگل ۵ رجمادی الاول ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۴ | ۱۳ تبلیغ ۱۳۳۰ہش ۱۳ فروری ۱۹۵۱ء | نمبر ۳۷

اخبار احمدیہ

ربوہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تاریخوار رپورٹ درج ذیل ہے۔

۸ فروری گلے کی تکلیف میں کافی آرام ہے عام طبیعت بھی نسبتاً اچھی ہے۔

۹ فروری ۔ آج طبیعت اچھی ہے۔

۱۰ فروری ۔ طبیعت نسبتاً اچھی ہے خطبہ جمعہ کے بعد گلے میں تکلیف ہو گئی ہے۔

۱۱ فروری ۔ آج طبیعت نسبتاً اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

شہنشاہِ ایران کی شادی

طہران ۱۲ فروری ۔ آج یہاں قصر شاہی میں اعلیٰحضرت شہنشاہ ایران کی شادی کی تقریب ثریا اسفندیاری کے ساتھ شاہانہ طمطراق کے ساتھ منائی گئی۔ نکاح کے بعد ہوائی جہازوں نے قصر شاہی پر تہنیت کے پیغام برسائے اور ۲۱ توپوں نے سلامی دی۔ شہنشاہ کی شادی کی خوشی میں سات دن تک غرباء کو کھانا کھلایا جائیگا

جنگ کوریا

ٹوکیو ۱۲ فروری آج ۶۰ ہزار کمیونسٹ فوجوں نے وسطی محاذ پر ایک زبردست جوابی حملہ شروع کر دیا اور اقوام متحدہ کی فوجوں کی دفاعی صف میں ۸ میل لمبی دراڑ ڈال دی۔ مغرب میں چینی فوجیں ۸ میل تک اتحادی فوجوں کے اندر گھس گئی ہیں۔

مؤتمر عالم اسلامی کی ثقافتی نمائش کا افتتاح ۔

اسلامی ممالک کی مشترکہ صنعتی ترقی کیلئے آٹھ نکاتی پروگرام

کراچی ۱۲ فروری ۔ آج پاکستان کے وزیر صنعت آنریبل چودھری نذیر احمد خان نے تمام اسلامی ممالک کی مشترکہ صنعتی ترقی کے لئے آٹھ نکاتی پروگرام پیش کیا (۱) تمام ممالک میں امداد باہمی کے اصولوں پر گھریلو صنعتوں کو فروغ دیا جائے (۲) جن جن ممالک میں کچا مال میسر آ سکتا ہے وہاں کارخانے قائم کئے جائیں (۳) اسلامی ممالک کے معدنی وسائل سے زیادہ سے زیادہ کام لینے کی کوشش تیز کر دی جائے (۴) ٹیکس اور درآمد و برآمد کی پابندیوں کے متعلق ایک مشترکہ پالیسی وضع کی جائے (۵) سائنسی اور صنعتی تحقیقاتی ادارے قائم کئے جائیں۔ اور باہم طلباء کا تبادلہ کر لیا جائے (۶) آرٹس کے بجائے طلباء کو فنی اور پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی جائے۔ (۷) ممالک کو چاہیئے کہ وہ ملکی صنعتوں کی سرپرستی کرے (۸) باہم مصنوعات کا تبادلہ کیا جائے۔ آپ نے یہ بھی تجویز پیش کی ہے کہ اعداد و شمار فراہم کرنے کے لئے ایک مرکزی ادارہ قائم کیا جائے۔ آج آپ نے موتمر عالم اسلامی کی جس ثقافتی نمائش کا افتتاح کیا۔ اس میں جو نایاب ثقافتی نوادر رکھے ہوئے ہیں۔ ان میں مندرجہ ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس کلام پاک کا نسخہ جس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تھی۔ (۲) کلام پاک کا نسخہ جس پر حضرت علی رض تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ قائداعظم کی ایک نادر قلمی تصویر۔ پانچویں صدی ہجری کی بعض کتب کے قلمی مسودے اور افغانستان کے اس معاہدے کا عکس جو ایسٹ انڈیا کمپنی سے کیا گیا تھا۔

جیلوں کے انسپکٹر جنرلوں کی کانفرنس

کراچی ۱۲ فروری ۔ جیلوں کے نظم و نسق میں انقلابی تبدیلیوں پر غور کرنے والی جیلوں کے انسپکٹر جنرلوں کی پہلی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے وزیر داخلہ پاکستان آنریبل خواجہ شہاب الدین نے کہا کوئی شخص جرم اسی وقت کرتا ہے۔ جب اسکے جذبات۔ بے قابو ہو جائیں یا اقتصادی مشکلات کے تواتر کے باعث اپنا دماغی توازن کھو بیٹھتا ہے۔ لہذا ہمیں چاہیئے کہ ان کو سزا دینے کی بجائے ان کو مریض سمجھ کر ان کے مرض کا کافی و شافی علاج کیا جائے۔ اس سلسلہ میں آپ نے جو تجاویز پیش کیں۔ ان میں سے موٹی موٹی یہ ہیں۔ قیدیوں کی اخلاقی اور مذہبی تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ لمبی قید والوں کو گھر آکر عزیزوں سے ملنے کی اجازت دی جائے۔ محنت کے معاوضہ میں سے حصہ دیا جائے۔

میں اب غور کرنے کے لئے تیار ہوں

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ ہندوستانی پارلیمنٹ میں ایک بحث کے دوران میں پنڈت نہرو نے کہا۔ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں جو ریاست جموں و کشمیر میں ملکی فوج بٹھانے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ میں اب اس تجویز پر غور کرنے کے لئے تیار ہوں

مان نہ مان میں تیرا مہمان

نئی دہلی ۱۲ فروری ۔ آج ہندوستانی پارلیمان میں مسٹر گوپالا سوامی آئینگر نے کہا شیخ عبداللہ کی مجوزہ دستور ساز اسمبلی ریاست جموں و کشمیر کی نمائندگی کریگی اور مختار کل ہوگی۔ ایک سوال کے جواب میں کہ کیا وہ اس علاقے کی بھی نمائندگی کریگی۔ جو اس وقت شیخ عبداللہ کے قبضے میں نہیں مسٹر آئینگر نے کہا ہاں وہ ساری ریاست کے لئے ہوگی۔

سمالی لینڈ کے ہزاروں مسلمانوں نے اپنے بچوں کے نام پاکستان کے وزیر خارجہ کے نام پر رکھے ہوئے ہیں۔

چودھری محمد ظفر اللہ خان کی نمایاں اسلامی خدمات کا خلوص دل سے اعتراف

کراچی ۱۰ فروری" پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان نے ادارہ اقوام متحدہ میں سمالی لینڈ کے مسلمانوں کے مقصد آزادی کی حمایت میں جو معرکۃ الآرا تقریریں کی ہیں۔ ان کا خلوص دل سے اعتراف کرتے ہوئے سمالی لینڈ کے ہزاروں مسلمانوں نے اپنے بچوں کے نام پاکستان کے وزیر خارجہ کے نام پر رکھے ہیں۔ اور خود میرے نوزائیدہ بچے کا نام ظفر اللہ ہے"۔

یہ ہیں وہ الفاظ جو مؤتمر عالم اسلامی کے اجلاس میں شرکت کرنے والے سمالی لینڈ کے وفد کے قائد حاجی محمد حسین نے یو۔ پی۔ پی سے ایک خاص ملاقات میں کہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم پاکستان اور خاصکر چودھری ظفر اللہ خان کے بے حد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہماری جدوجہد آزادی میں زبردست امداد کی ہے۔ اب بھی اس سلسلہ میں ہم پاکستان سے ہر روز تائید و حمایت کی توقع رکھتے ہیں۔

(انجام کراچی ۱۲ فروری ۱۹۵۱ء)

جناح عوامی مسلم لیگ کے امیدوار

لاہور ۱۲ فروری ۔ آج جناح عوامی مسلم لیگ پارٹی نے اپنے مزید ۵۳ امیدواروں کی نامزدگی کا اعلان کیا۔ اس وقت تک کل ۱۰۹ نمائندوں کی نامزدگی کا اعلان کیا جا چکا ہے۔

نزدیک و دُور سے

لاہور ۱۲ فروری ۔ اقتصادی کمیشن برائے ایشیا و مشرق بعید میں برطانوی وفد کے لیڈر مسٹر پی۔ جے ایچ سٹنٹ سی۔ آئی۔ ای آج صبح ہوائی جہاز کے ذریعہ دہلی سے لاہور پہنچے۔ آپ یہاں کمیشن کے ساتویں مکمل اجلاس میں شرکت کریں گے۔ جو ۲۸ فروری سے شروع ہو رہا ہے

پیرس ۱۲ فروری ۔ فرانس اور انڈونیشیا میں پہلی دفعہ براہ راست ایک تجارتی معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے معاہدے ہیگ کی معرفت کئے جاتے تھے۔ آئندہ بارہ مہینوں میں دونوں ملکوں میں گیارہ ارب چالیس کروڑ فرینک کی تجارت ہوگی۔

بغداد الجدید ۱۲ فروری رحیم یار خان کے ضلع میں فوجی مہاجروں اور آبادکاروں کو آسان شرائط پر ۲۹۴ ایکڑ زمین دی گئی ہے۔ عباسیہ نہر پر واقع چک ۲۱ ـ ۸۰۰ کے گیارہ سو ایکڑ فوجی مہاجروں کو بلا نذرانہ اور گلن صادق نہر کے ۶۸۷ ایکڑ زمین کا نذرانہ مہاجروں اور حکومت نے نصف نصف ادا کیا

راولپنڈی ۱۲ فروری ۔ آج یہاں ہیڈ ماسٹروں کی ایک دو روزہ ڈویژنل کانفرنس شروع ہو گئی ہے۔ یہ کانفرنس قیام پاکستان کے بعد اپنی نوعیت کی پہلی کانفرنس ہے

بغداد ۱۲ فروری وزیر اقتصادیات مسٹر عبدالمجید محمود ایوان کے آئندہ اجلاس میں ایک مسودہ قانون پیش کرنے والے ہیں۔ جس کے تحت سرکاری زمینوں کے بڑے حصے کاشتکاروں میں تقسیم کئے جائیں گے۔

قاہرہ ۱۲ فروری ۔ کل ایک بیان میں سعودی عرب کے وزیر خارجہ امیر فیصل نے بتایا کہ موجودہ عالمی حالات کے پیش نظر عرب مغربی جمہوریتوں کی حمایت کے لئے بالکل تیار ہیں۔ بشرطیکہ اقوام متحدہ کے میثاق پر پوری طرح عمل کیا جائے۔

— کراچی ۱۲ فروری حکومت پاکستان نے ملاحوں سپاہیوں اور ہوابازوں کی پنشنوں میں اضافہ کرنے کے لئے ایک نیا [illegible]

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۴۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سلطان القلم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا "اسلوبِ تحریر"

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں ایک مقالہ

نامہ نگار خصوصی۔ کے قلم سے

"آپ ایک خاص اسلوب نگارش کے مالک ہیں جو آپ کے وقیع موضوع کے ساتھ ہر طرح مناسبت رکھتا ہے۔ آپ کی تحریریں وقار۔ متانت۔ سنجیدگی اور پاکیزگی بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔ بایں ہمہ اس میں روانی۔ سلاست اور سادگی بھی موجود ہے —— لاریب آپ کے اسلوب بیان نے زمانۂ مابعد کے اسالیبِ بیان اور طرزِ نگارش پر ایک گہرا نقش چھوڑا ہے۔ جس کی وجہ سے آج یہ سادہ پیرائی ہر جگہ جلوہ گر ہے۔"

لاہور ۱۱ فروری۔ آج اڑھائی بجے بعد دوپہر تعلیم الاسلام کالج کی بزم اردو کے زیر اہتمام پروفیسر محبوب عالم خالد ایم۔ اے نے "سلطان القلم حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسلوبِ تحریر" کے موضوع پر ایک پُر از معلومات مقالہ پڑھا۔ پروفیسر قاضی محمد اسلم ایم۔ اے وائس پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔

مقالہ سے قبل مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی نے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔ اور جناب تنویر ایڈیٹر الفضل نے اپنی ایک نظم "احمدی کا گیت" پڑھ کر سنائی۔ پروفیسر خالد نے ڈاکٹر سید محی الدین قادری ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی صدر شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی کی ایک تحریر سے مقالہ شروع کیا اور حضور علیہ السلام کے سوانح حیات۔ معتقدات اور مشاغل کا مختصراً ذکر کر کے بتایا کہ ادب کے نقطۂ نظر سے حضور علیہ السلام کی تحریرات پر نظر ڈالنے سے قبل ہمیں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھنے چاہئیں۔

(۱) حضور کی تصنیفات بالعموم مذہبی امور سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس لئے ان کا جائزہ لیتے وقت ان تحریرات کے اسلوب کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ جو علوم مذہبی کے متعلق زمانہ ماقبل یا حضور کے زمانہ میں لکھی گئیں

(۲) حضور کی تصنیفات ایک لمبے عرصہ پر ممتد ہیں۔ جو ۱۸۸۰ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک یعنی اٹھائیس ۲۸ سال کے عرصہ پر حاوی ہے

(۳) حضور نے اپنی تصنیفات میں مختلف طبقوں مثلاً۔ علما و عوام۔ مسلم۔ غیر مسلم وغیرہ کو مخاطب فرمایا ہے اور ہر طبقہ کے لئے اس کے مناسب حال اسلوب تحریر اختیار فرمایا ہے۔

فاضل مقالہ نگار نے حضور کی تصنیفات کا ادبی پس منظر واضح کرتے ہوئے مقفیٰ اور مسجع عبارت آرائی اور سادہ اسلوب تحریر کے مختلف نمونے میر امن دہلوی۔ میرزا غالب۔ سر سید احمد خان اور ان کے رفقا کی تحریروں سے پیش کئے اور ان کے متعلق مختلف تنقید نگاروں نے جو رائے دی ہے اس کا ذکر کیا اور پھر بتایا کہ یہ وہ ادیب ہیں جن کا مطمح نظر عمر بھر ادب یا اردو کی خدمت رہا۔ لیکن اس کے بالمقابل باوجود اس کے کہ حضرت مرزا صاحب کا مطمح نظر محض خدمت اسلام تھا۔ اور ادب اردو کی حیثیت ان کے نزدیک محض ثانوی تھی پھر بھی غیر ارادی طور پر ان کے برق رفتار قلم نے ادب اردو کی تاریخ میں نئے اسلوب کی بنا ڈالی جو ان کے وقیع موضوع سخن سے کامل مناسبت رکھتا تھا۔

آپ نے حضور علیہ السلام کے زمانہ کے بعض مذہبی مصنفین کی تحریروں کے نمونے بھی پیش کئے جن میں غیر مانوس عربی اور فارسی الفاظ کی بھرمار اور جا بجا تعقید اور الجھاؤ نظر آتا تھا۔ ان نمونوں کے پیش کرنے کے بعد آپ نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی تحریریں پیش کیں۔ اور اس ضمن میں سب سے پہلے یہ امر ثابت کیا کہ قرآن کریم کی آیات کے بامحاورہ ترجمہ کی بنا حضور ہی نے رکھی۔ چنانچہ آپ نے حضور علیہ السلام کا تحریر فرمودہ بعض آیات قرآنیہ کا ترجمہ بطور نمونہ پیش کیا۔ اور بتایا کہ قرآن مجید کا سب سے پہلا بامحاورہ ترجمہ ڈاکٹر نذیر احمد نے ۱۳۱۹ھ میں بیسوی صدی عیسوی کی ابتدا میں کیا۔ لیکن حضرت مرزا صاحب نے اس سے قریباً بیس ۲۰ سال قبل یعنی ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک براہین احمدیہ میں آیات قرآنیہ کا جو ترجمہ شائع کیا وہ تحت اللفظ کی بجائے بامحاورہ اور سلیس اردو میں ہے۔ گویا اس لحاظ سے آیات قرآنیہ کا بامحاورہ ترجمہ کی بنا حضور ہی نے رکھی۔

آخر میں مقالہ نگار نے۔ براہین احمدیہ چشمۂ معرفت کشتی نوح۔ الحق۔ مباحثہ دہلی۔ سراج منیر۔ حقیقۃ الوحی تحفہ گولڑویہ۔ الوصیت اور پیغام صلح میں سے حضور علیہ السلام کی متعدد تحریریں پیش کیں۔ اور بتایا کہ اردو کے مسلّمہ تنقید نگاروں نے اسلوب بیان کی جو مختلف خصوصیات اور خوبیاں متعین کی ہیں وہ سب کی سب حضور علیہ السلام کی تحریرات میں بدرجۂ اتم موجود ہیں ان میں وقار متانت سنجیدگی اور پاکیزگی پائی جاتی ہے —— بایں ہمہ روانی۔ سلاست اور سادگی بھی موجود ہے۔ حضور کی تحریر میں رنگینی و لفاظی نہیں ہے کہ یہ آپ کے موضوع کی عظمت کے منافی تھی۔ نہ تکلف و تصنع ہے کہ اس سے آپ کو دور کی بھی نسبت نہ تھی۔ آپ نے پُرخلوص جذبات و خیالات کا اظہار نہایت پاک اور صاف زبان میں فرمایا ہے جس کے ہر ہر لفظ سے مقصد عیاں اور مدعا ظاہر ہے۔ لاریب آپ کے اسلوب بیان نے زمانہ مابعد کے اسالیب بیان اور طرز نگارش پر ایک گہرا نقش چھوڑا جس کی وجہ سے آج یہ سادہ پیرائی ہر جگہ جلوہ گر ہے۔

مقالہ نگار نے حضور کے بعض مخصوص محاورات و تراکیب کا بھی ذکر کیا اور آخر میں اس امر پر معذرت کا اظہار کیا کہ یہ مقالہ حضور کی بعض تصنیفات پر ایک سرسری نظر ڈال کر تیار کیا گیا ہے۔ اور اس سے غرض محض یہ ہے کہ اردو ادب سے دلچسپی رکھنے والے حضرات کی توجہ اس ادبی خزینہ کی طرف منعطف کی جا سکے جس کے متعدد پہلوؤں پر مختلف جہات سے غور و فکر کی ضرورت ہے۔

صاحب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ پروفیسر خالد نے ایک ایسے موضوع پر مقالہ پڑھا ہے جو گو نیا ہے مگر نہایت ضروری ہے۔ اور جیسا کہ آپ نے خود بھی فرمایا ہے۔ اس کے ابھی اور کئی بہت سے ضروری پہلو ہیں جن پر روشنی ڈالنے کی ضرورت ہے۔ بہر حال آپ کی یہ پہلی کوشش ہے اور ہر طرح قابل ستائش ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ اس اہم موضوع کے ان پہلوؤں کو بھی اجاگر کرنے کی کوشش کی جائے گی جن پر اس مقالہ میں روشنی نہیں ڈالی گئی۔ میں اپنی طرف سے اور تمام سامعین کی طرف سے پروفیسر خالد کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بالآخر بزم اردو کے نائب صدر بشیر احمد رفیق نے صاحب صدر اور سامعین کا شکریہ ادا کیا

۱۶ فروری سے لیکر ۲۴ مارچ تک احباب خصوصیت سے دعائیں کریں!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

۲ فروری کے خطبہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ہماری جماعت صرف مذہبی جماعت ہی نہیں بلکہ انقلابی جماعت ہے۔ خدا تعالےٰ نے اسے دنیا کے خیالات۔ افکار۔ عقائد اور عمل کو بدلنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔ ہم اس وقت تک انقلاب نہیں کر سکتے جب تک ہمارے دلوں میں انقلاب نہیں ہو جاتا۔ انقلابی تغیر کے لئے ضروری ہے کہ دنیا اس کی مخالفت کرے۔ ہماری جماعت پر مخالفت کے کئی دور آئے ہیں۔ کبھی مخالفت اس مقام پر پہنچ جاتی ہے جس مقام کا مقابلہ انسانی طاقت کے اندر ہوتا ہے۔ اور کبھی مخالفت کا مقام اتنا بلند ہوتا ہے کہ اس مقام کا مقابلہ انسانی طاقت سے باہر ہوتا ہے اور اس وقت انسان خدا تعالےٰ سے استمداد کرتا ہے اور اس کی گریہ زاری اس مقام پر پہنچ جاتی ہے کہ خدا کا عرش بھی ہل جاتا ہے۔ یہ زمانہ ایسا آ رہا ہے کہ اس وقت اندرونی اور بیرونی حکام اور رعایا کا بعض حصہ احمدیت کی مخالفت پر تلا ہوا ہے اور ان کی مخالفت کا مقابلہ ہماری طاقت سے بالا ہے۔ آؤ ہم خدا تعالےٰ سے استمداد کریں اور اپنے دشمنوں کا مقابلہ دعاؤں کے تیروں سے کریں۔ ان تیروں سے جن کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت دنیا کا کوئی ہتھیار نہیں کر سکتا۔ میں جماعت کے مخلص دوستوں کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ ۱۶ فروری سے لے کر ۲۴ مارچ تک یہ دعا کثرت سے پڑھیں۔

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

(۲) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

(۳) درود شریف کثرت سے پڑھا جائے۔

(۴) نمازیں کثرت سے ادا کی جائیں۔ جو تہجد پڑھ سکتے ہیں وہ تہجد پڑھیں۔ جو تہجد نہیں پڑھ سکتے وہ دو نفل اشراق کے وقت یعنی ۹ بجے پڑھ لیں اور ان نفلوں میں یہ دعا مانگ لیا کریں۔

شاید لوگ ہنسیں گے کہ اتنے بڑے مقابلہ میں کیا تیر مارا ہے۔ ہنسنے والوں کو ہنسنے دو۔ جو چیز میں تمہیں دیتا ہوں وہ بہت زیادہ طاقت ور ہے ضرورت ہے ایمان کی۔ یقین کی اور عمل کی۔ جو خدا کی طرف بڑھتا ہے خدا اس کی طرف بڑھتا ہے۔ جو خدا کی طاقت پر یقین رکھتا ہے۔ اس کے سامنے دنیا کی ساری طاقتیں ہیچ ہو جاتی ہیں۔

جلسہ مصلح موعود

زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ مورخہ ۲۰ فروری بروز بدھ نصرت گرلز ہائی سکول میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام صبح ۱۰ بجے جلسہ مصلح موعود منعقد ہوگا۔ قریب قریب کی لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے شہر کی غیر احمدی مستورات کو ہمراہ لا کر تبلیغ کا موقعہ پیدا کریں۔ خاص طور پر لائلپور۔ سرگودھا۔ چنیوٹ۔ لالیاں کی لجنہ اماء اللہ اس کی طرف توجہ دیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

روزنامہ الفضل لاہور

۱۳ فروری ۱۹۵۱ء

احیائے اسلام کا بنیادی اصول

پرسوں تقریباً تمام اخبارات کا شیمر کراچی میں مؤتمر اسلامی کی سالانہ کانفرنس کے افتتاح کے متعلق تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کانفرنس کتنی اہمیت رکھتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تاریخ اسلام میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ۴۲ اسلامی ممالک کے مندوبین ایک جگہ جمع ہو کر اپنی مشترکہ مشکلات پر غور کرنے اور ان کا حل تلاش کرنے کے لئے ایک جگہ جمع ہوئے ہیں۔ اس لئے واقعی یہ اجتماع نہایت اہم اور مبارک ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ جو لوگ اس مبارک کام کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ان کو ایسے صحیح نتائج پر پہونچنے میں اپنی مدد دے۔ جو واقعی اسلام کے فروغ کا باعث ہوں۔ اور انہیں ان فیصلوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا کرے۔

کانفرنس کا افتتاح پاکستان کے وزیراعظم خان لیاقت علی خان نے فرمایا ہے۔

دنیا میں اس قوم کے پنپنے کے لئے کوئی موقعہ نہیں جو ایمان و یقین اور خود اعتمادی کے اوصاف سے عاری اور اپنے اخلاقی ثقافتی اور روحانی سرچشموں سے محروم ہو چکی ہو۔ آج دنیا اندھیرے میں بھٹک رہی ہے۔ اور مادہ پرستی کی الجھنوں میں پھنس گئی ہے انسانیت حاضرہ، سرمایہ داری اور اشتراکیت کے لادینی نظاموں کے دام میں گھر گئی ہے۔ اور ان نظاموں کے تباہ کن تصادم سے زخمی پریشان اور زبوں حال ہے۔ اور شمع ہدایت کے لئے ترس گئی ہے۔ مجھے ذرا بھی شبہ نہیں ہے کہ آج اس اندھیرے میں آفتاب اسلام کی شعاعیں ہی روشنی پیدا کر سکتی۔ اور دنیا کو صحیح منزل مقصود کی طرف لے جا سکتی ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج دنیا دو متضاد نظریات کے پاٹوں کے درمیان آئی ہوئی ہے اور اگر ان دو نظریات میں ایک دوسرے پر فتح پانے کے لئے ان آلات ہلاکت کو حرکت دے دی گئی جو اس عظیم تصادم کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ تو [illegible] ہے کہ نوع انسانی کے ساتھ کرہ ارضی بھی نظام فلکی سے معدوم ہو جائے۔ یہ بہت ممکن ہے کیونکہ سالماتی انشقاق کے متعلق ماہرین کی یہی رائے ہے کہ ہو سکتا ہے کہ تمام سالمے جن سے یہ مادی زمین بنی ہے۔ ان تجربات کے دوران میں کسی وقت یکدم پھٹ جائیں۔ اس کا انجام ظاہر ہے۔

ایسے دو متضاد نظریات کے درمیان ایک تیسرا نظریہ حیات ہونا لازمی ہے۔ جو ان دونوں کے درمیان پڑ کر صلح کرا دے۔ وہ نظریہ محض خیالی اور وہمی روحانیت کا نظریہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آجکل کی دانشمند دنیا کسی وہمی بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے مذہب کا جو عام خیال یورپ میں عیسائیت کے غیر معقول اصولوں کے عمل کی وجہ سے پیدا ہو چکا ہُوا ہے۔ اس قسم کا مذہب موجودہ دنیا کی تسلی و تشفی قطعاً نہیں کر سکتا۔ اس لئے وزیراعظم پاکستان کا یہ خیال درست ہے۔ کہ دنیا کے موجودہ اندھیرے میں صرف آفتاب اسلام کی شعاعیں ہی روشن کر سکتی ہیں۔ کیونکہ اسلام جو دنیاوی زندگی کا حل پیش کرتا ہے۔ وہ عقل کی کسوٹی پر بھی کسا جا سکتا ہے۔ وہ کوئی ایسا اعتقاد بالجبر انسانی عقل پر نہیں ٹھونستا۔ جس کو معقول نہ ثابت کیا جا سکے۔ البتہ وہ اپنے ماپنے اور جانچ پڑتال کرنے کے لئے بھی جو اصول پیش کرتا ہے۔ اگرچہ وہ بھی معقول ہیں۔ مگر وہ اصول یقیناً ان اصولوں سے مختلف ہیں۔ جو غیر معقول عیسائیت کے رد عمل میں یورپ نے بنا لئے ہیں۔ اور جنہوں نے اسے الحاد کی خطرناک آغوش میں ڈال دیا ہے۔

(۲)

ہر مذہب کا بنیادی اصول مابعد الطبیعاتی حالتوں سے وابستہ ہے۔ دیگر متداول مذاہب طبعی اور مادی حالتوں کا مابعد الطبیعاتی حالتوں سے جو تعلق پیدا کرتے ہیں۔ وہ محض خوش اعتقادی پر مبنی ہے لیکن اسلام اس کو بھی تجربہ اور مشاہدہ کی حدود میں لے آتا ہے۔ اور اس کا دعوےٰ ہے کہ جو شخص چاہے اسلام کے اصولوں پر عمل کر کے اس کا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کر سکتا ہے۔ اسلام نے اس حقیقت کو چند مخصوص لوگوں کی ملک سے نکال کر ہر انسان کی پہونچ کے قریب بنا دیا ہے۔ اور اس طرح ریا مکر اور فریب سے دنیا کو محفوظ کر دیا ہے۔

افسوس ہے کہ گزشتہ صدیوں میں عیسائیت اور ہندو ازم کے زیر اثر اسلام کے یہ ٹھیٹھ اصول بہت کچھ تاریکیوں کے پردوں میں چھپے رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ایسے لوگ مسلمانوں میں پیدا ہو گئے۔ جو ایک طرف تو ترک دنیا کی تعلیم دینے لگے اور دوسری طرف انہوں نے مسائل کی ہندی کی چندی نکال کر شریعت کو بالکل بے جان بنا دیا۔ مگر اسلام میں ایسے علمائے حق بھی متواتر پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جنہوں نے اسلام کے اس معقول بنیادی اصول کو قائم کئے رکھا ہے۔

ہمارا مطلب اس سے صرف یہ دکھانا ہے۔ کہ اسلام کے وہ اصول جو انسانی زندگی کی راہنمائی کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ ان کی بنیاد کسی وہمی خوش اعتقادانہ روحانیت پر نہیں ہے بلکہ اس کی بنیاد ایک ٹھوس مابعد الطبیعاتی حقیقت پر ہے۔ جس کا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کرنا ہر انسان کی دسترس میں ہے۔ اسی طرح وہ انسانی عقل اور احساس سے باہر نہیں ہیں۔ صرف ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ لوگ جو اسلام کے جاودانی اصولوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ ان اصولوں کو جامۂ عمل پہنا کر دنیا کے سامنے پیش کریں۔ تاکہ ان کی موجودہ حالات میں افادت اور معقولیت اس پر واضح ہو سکے۔

اسلام نے جو انفرادی اور اجتماعی زندگی کا لائحۂ عمل مختلف احکام کی صورت میں پیش کیا ہے۔ ان کی افادت اور معقولیت اسی وقت ثابت کی جا سکتی ہے۔ جس وقت ہم اسلام کے مابعد الطبیعاتی اصول کی حقیقت پر حق الیقین کا درجہ حاصل کر کے ان اصولوں پر عمل پیرا ہوں۔ اگر ہم زندگی کے ان اصولوں کو اس بنیادی اصول سے علیحدہ کر کے محض لادینی تحریکوں کے اصول کی طرح بذریعہ حکومتی قوت نافذ کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو یقیناً ان کا کامل طور پر وہ نتیجہ برآمد نہیں ہو گا۔ جو اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب قوم کے تمام افراد یا ان کی اکثریت اسلام کے متذکرہ بالا مابعد الطبیعاتی حقیقت پر حق الیقین کا سا ایمان رکھتی ہو۔

یہ درست ہے کہ یورپ کے سرمایہ دارانہ اور اشتراکی نظریات دونوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جو انسانی زندگی کی صحیح راہنمائی کر سکے۔ کیونکہ ان دونوں نظریات کی بنیاد محض مادیات پر ہے۔ اور ان کے مخترع مابعد الطبیعاتی حقیقت کے منکر ہیں۔ جس پر کامل یقین ہونے کے بغیر زندگی کا کوئی لائحۂ عمل مکمل نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ جو اسلامی اصول زندگی اگر ان کو بھی اس مابعد الطبیعاتی حقیقت سے معرا کر دیا جائے گا۔ تو ان کا بھی کوئی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہیں ہو گا۔ اور اسلام بھی دوسرے نظریات کی طرح ایک مادی بے جان نظریہ ہی بن کر رہ جائے گا۔

افسوس ہے کہ آجکل بعض ملکوں میں مغربی تحریکوں کی دیکھا دیکھی اسلام کو بھی ایک اسی قسم کی تحریک کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ جس قسم کی تحریکیں فاشزم یا اشتراکیت ہیں اور اللہ تعالےٰ کی حاکمیت اسی طرح قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس طرح نعوذ باللہ کسی دنیاوی ڈکٹیٹر یا خود مختار فرعون کی حاکمیت قائم کی جاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ اسلام کے بنیادی اصول مابعد الطبیعاتی حقیقت پر حق الیقین نہیں رکھتے۔ ان کا یہ اعتقاد کسی ذاتی تجربہ یا مشاہدہ پر نہیں۔ بلکہ محض خوش اعتقادی کی پیداوار ہے۔ جو عیسائیت اور ہندو ازم کے زیر اثر نشوونما پاتی رہی ہے اللہ تعالےٰ کی حکومت بغیر اس کے کہ انسانوں کی اکثریت اسلام کی اس مابعد الطبیعاتی حقیقت پر حق الیقین رکھتی ہو کبھی معرض وجود میں نہیں آ سکتی۔ البتہ ہم ان اصولوں کے نمونہ پر ایک ایسی حکومت بتدریج قائم کر سکتے ہیں۔ جو بغیر ملک میں فتنہ آرائی اور قیاموں کے الٹ پھیر کے اسلامی ممالک میں ایسا ماحول برپا کر دے جس میں اسلام اپنی مابعد الطبیعاتی بنیاد پر کھڑا ہو کر تمام دنیا پر نور افگن ہو سکے۔ اور ماديات نے جو اندھیرے دنیا میں پھیلا رکھے ہیں ان کو دور کر دے۔ یہاں تک کہ اسلام کا نور افشاں آفتاب افق سے طلوع ہو کر نصف النہار پر چمکنے لگے۔ اسلام کی اس صحیح تحریک کا آغاز اس زمانہ میں مسیح موعود علیہ السلام سے ہو چکا ہے۔ ہم سب کو اس کی طرف دعوت دیتے ہیں ؞

جماعت احمدیہ کی بتیسویں مجلس مشاورت

۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ منعقد ہوگی

جماعت احمدیہ کی بتیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ امان ھ ۱۳۳۰ مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۵۱ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار بمقام ربوہ منعقد ہو گا۔

جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں رپورٹ کریں ؞

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

"جماعت اسلامی" کے ایک رکن کے دو سوالات پر تفصیلی تبصرہ

(۱)

از مکرم مولوی دوست محمد صاحب جامعۃ المبشرین ربوہ

استفسار اوّل

کیا جماعت اسلامی کے شائع کردہ فارم "ووٹر کا عہد نامہ" پر دستخط کرنے میں مجھے جماعتی نظام حائل تو نہیں اگر حائل ہے تو کیوں؟

الجواب:۔ (۱) ووٹروں والے فارم پر دستخط کرنے کے سوال پر مجھے کوئی تعجب پیدا نہیں ہوا۔ البتہ اس بات پر ضرور حیرت ہوئی کہ آپ کو آج الیکشن لڑنے اور اس میں لوگوں سے ووٹ دلوانے کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی جبکہ ۱۹۴۵ء میں "اسلام" کے نام پر مسلمانوں نے آپ سے ووٹ طلب کیا تو آپ نے فوراً یہ جواب عنایت فرمایا:۔

"ووٹ اور الیکشن کے معاملہ میں ہماری پوزیشن کو صاف صاف ذہن نشین کر لیجئے پیش آمدہ انتخابات یا آئندہ آنے والے انتخابات کی جو کچھ بھی ہو اور ان کا جیسا کچھ بھی اثر اس ملک یا اس قوم پر پڑتا ہو۔ بہرحال ایک با اصول جماعت ہونے کی حیثیت سے ہمارے لئے ناممکن ہے کہ کسی وقتی مصلحت کی بنا پر ہم ان اصولوں کی قربانی گوارا کریں جن پر ہم ایمان لائے ہیں۔"

(کوثر ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

اسی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے اور دوسرے تمام مسلمانوں کو قصوروار ٹھہراتے ہوئے یہانتک لکھ دیا:۔

"یہ آواز اگر صرف پٹھانکوٹ سے اٹھی ہے تو اس میں بیچارے پٹھانکوٹ کا کوئی قصور نہیں قصور ان دوسری جگہوں کا ہے جہاں یہ آواز اٹھنی چاہیئے تھی۔"

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء)

کیا "اسلامی نظام" چاہنے والے حضرات آج ہمیں بتائیں گے کہ ان کی "صالح قیادت" نے مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف "علم جہاد" بلند کر کے اسلام کو اس برعظیم میں ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کا منصوبہ کیوں کیا تھا؟ پاکستان کے بننے کے بعد تو مودودی صاحب نے یہ کہہ دیا کہ:۔

"اب اسلام کا مستقبل اس برعظیم میں صرف پاکستان پر منحصر ہے۔ اگر یہاں اسلام کے مطابق طرز عمل اختیار کیا جائے تو نہ صرف یہاں قائم رہ سکتا ہے بلکہ مشرقی پنجاب میں بھی از سر نو پھیل سکتا ہے اور انڈیا میں بھی اس کے قدم جم سکتے ہیں۔ لیکن اگر یہاں ترکی و ایران کی پیروی کی گئی تو ۲۰۔۲۵ سال میں اسلام پاکستان سے رخصت ہو جائیگا۔"

(کوثر یکم اپریل ۱۹۴۸ء)

لیکن خدانخواستہ اگر پاکستان نہ بنتا تو خدارا بتائیے سارے "برعظیم" سے اسلام کے رخصت ہو جانے کی ذمہ واری کس "صالح نمائندے" پر عائد ہوتی؟

(۲) آپ کہہ دیں گے کہ آج جبکہ پاکستان قائم ہو چکا ہم اپنے "اسلامی نظام" کے تمام مقاصد میں مسلمانوں کے ساتھ ہیں لہٰذا ان سے ۱۹۴۵ء کے ان نظریات کو چھیڑنے کی ضرورت نہیں جن کا اظہار "اسلامی جماعت" اور اس کے "امیر" کی طرف سے کیا گیا تھا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ جواب جتنا دلکش ہے اتنا ہی حقیقت سے دور ہے کیونکہ یہ امر محض نظریاتی اختلاف نہیں بلکہ "جماعت اسلامی" کے اس "امیر" کا شرعی فتویٰ ہے جس کے متعلق یہانتک کہا گیا ہے:۔

"وہ جو قدم اٹھاتا ہے کتاب و سنت سے استناد کر کے اٹھاتا ہے۔"

"وہ کسی شئی کو حق [illegible] ماننے کے بعد اس سے الگ نہیں ہو سکتا اور کسی شئے کو باطل ماننے کے بعد اس کا ساتھ نہیں دے سکتا؟"

"اس کی راہ سیدھی خدا پرستی کی راہ ہے۔"

(از مولانا نعیم صدیقی کوثر ۱۲ جولائی ۱۹۴۸ء)

"خدا پرستی کی راہ پر چلنے والے مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے فرمایا تھا:۔

"بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ایک دفعہ غیر اسلامی طرز ہی کا سہی مسلمانوں کا قومی اسٹیٹ قائم ہو جائے تو پھر رفتہ رفتہ تعلیم و تربیت اور اخلاقی اصلاح کے ذریعہ سے اس کو اسلامی اسٹیٹ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے مگر میں نے تاریخ سیاسیات اور اجتماعیات کا جو تھوڑا بہت مطالعہ کیا ہے اس کی بنا پر اس کو ناممکن سمجھتا ہوں۔ اگر یہ منصوبہ کامیاب ہو جائے تو میں اس کو معجزہ سمجھوں گا۔"

("اسلامی حکومت کس طرح قائم ہو سکتی ہے" صفحہ ۲۰)

پھر فرمایا:۔

"یہ ممکن نہیں ہے کہ آزاد پاکستان کے نظام کو اسلامی دستور میں تبدیل کیا جائے۔ کیونکہ جنت الحمقاء میں رہنے والے لوگ اپنے خوابوں میں خواہ کتنے ہی سبز باغ دیکھ رہے ہوں۔ لیکن آزاد پاکستان (اگر فی الواقع وہ بنا ہی) لازماً جمہوری لادینی اسٹیٹ کے نظریہ پر بنے گا۔"

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء صفحہ ۱۵۶)

اس سے بڑھ کر فرمایا:۔

"تاہم اگر ہماری منزل دور بھی ہو تو چونکہ منزل حق یہی ہے اس لئے ہم اس کی طرف دوڑتے ہوئے مرجانا زیادہ بہتر سمجھتے ہیں بہ نسبت اس کے جانتے بوجھتے گمراہ سانپ را ہوں پر اپنی قوت صرف کریں یا نادانی کے ساتھ جنت الحمقاء کے حصول میں اپنی قوت ضائع کریں۔"

(در صفحہ ۱۵۶)

مندرجہ بالا تصریحات کے بعد ہر مسلمان اپنے اس مطالبہ میں حق بجانب ہے کہ اگر اسلامی جماعت اور ان کے امیر آج بھی پاکستان کو جنت الحمقاء سمجھتے ہیں۔ اور اپنے اصول عقائد کی کھلے کھلے لفظوں میں تردید کرنے کے لئے تیار نہیں تو انہیں "جنت الحمقاء" میں "اسلامی نظام" کا سٹیٹ کھڑا کر کے پاکستانیوں کو اپنی صالح قیادت کی طرف بلانے کا ہرگز حق حاصل نہیں۔

(۳) میرے الفاظ میں یہ شبہ پیدا کرنے کی جرأت نہیں ہونی چاہئیے کہ کسی مسلمان کو "اسلامی نظام" کے قیام کی تڑپ نہیں ہے۔ آپ کو یاد رکھنا چاہئیے کہ خدا کے وہ بندے جنہوں نے محض اسلامی نظام کی ترویج کی خاطر پاکستان کے حق میں ووٹ دئیے اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کی انہیں یقیناً آپ سے زیادہ اس نظام کے قیام کا احساس ہے۔ اور یہ احساس آپ کی دو سالہ لفظی سرگرمیوں یا مظاہروں کا قطعاً مرہون منت نہیں ہے۔ پس مسلمان لوگ "اسلامی نظام" کے خلاف نہیں۔ آپ کے موجودہ طریق کار کے البتہ ضرور مخالف ہیں۔ جو درحقیقت آپ کے اپنے ابتدائی پروگرام کے بھی خلاف ہے اور تحریک اسلامی کے بھی۔

مودودی صاحب نے اپنی جماعت کا مختصر پروگرام یہ بتایا تھا:۔

"مسلمانوں کے اس مخلوط انبوہ میں سے صالح اہل ایمان کے عنصر کو چھانٹ کر اعلیٰ درجہ کی تربیت کے ساتھ منظم کیا جائے۔ اور ان کو اس کام کے لئے تیار کیا جائے کہ وہ مسلم قومیت کی بجائے خود اسلام کو ایک اصولی تحریک کی حیثیت سے لے اٹھیں۔

(ب) اس گروہ کے ذریعہ سے عامۃ المسلمین میں اسلامی شعور و فہم اور اسلام و غیر اسلام کی تمیز پیدا کی جائے۔ اور ان کی رائے عامہ کو اس حد تک تیار کر دیا جائے کہ اگر جمہوری طریقوں پر ملک میں انقلاب کرنا ممکن ہو تو خالص اسلامی طرز پر کام کرنے والی جماعت کے سوا کوئی دوسرا گروہ انہیں بے وقوف بنا کر یا ان کے سامنے غیر اسلامی مقاصد پیش کر کے ووٹ نہ حاصل کر سکے۔ اور اگر جمہوری طریقے قابل عمل نہ ہوں تو وہ اسلامی انقلاب برپا کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے پر آمادہ ہو جائیں۔"

"اس پروگرام میں جب ہم ایک قابل لحاظ حد تک کامیاب ہو جائیں گے تب ہم ملک کے حالات پر نظر ڈال کر دیکھیں گے کہ آیا اس وقت جمہوریت اتنی ترقی کر چکی ہے کہ دستور حکومت میں کوئی اصولی تغیر صرف اس بنیاد پر ہو سکتا ہے کہ رائے عام اس تغیر کی خواہشمند ہے۔ اگر یہ صورت ہم نے موجود پائی تو ہم وقت کے دستور حکومت کو تبدیل کرنے اور اسلامی اصول پر نیا دستور بنانے کا مطالبہ ملک کی رائے عامہ کے سامنے پیش کریں گے اور وقت کے سیاسی نظام پر دباؤ ڈالیں گے کہ وہ ایک نئی دستور ساز اسمبلی منعقد کرے۔ اس اسمبلی کے الیکشن میں ہم پوری کوشش کریں گے کہ رائے عام کی تائید سے ہم کو اکثریت حاصل ہو۔ اور ہم ملک کا دستور اسلامی اصولوں پر قائم کریں گے۔"

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۴۶ء صفحہ ۱۵۷)

جناب مودودی صاحب نے اپنے پروگرام اور تحریک کے متعلق یہ بھی لکھا تھا:۔

"حقیقی انقلاب اگر کسی تحریک سے رونما ہو سکتا ہے تو وہ صرف ہماری یہ تحریک ہے۔ اور اس کے لئے فطرتاً یہ طریق کار ہے۔ جو ہم نے خوب سوچ سمجھ کر اور اس دین کے مزاج اور اس کی تاریخ کا گہرا جائزہ لے کر اختیار کیا ہے۔"

(دعوت اسلامی اور اس کے مطالبات صفحہ ۵۴۔۵۵)

آپ نے دیکھا کہ "دین کے مزاج اور اس کی تاریخ کا گہرا جائزہ" لے کر جو پروگرام بنایا گیا تھا اس کے لحاظ سے دستور ساز اسمبلی کے الیکشن لڑنے کا مرحلہ آخری ہے اور اس کی طرف اسوقت تک توجہ کرنا کسی طرح جائز نہیں جب تک کہ (اول) اہل ایمان کا صالح عنصر نہ تیار کیا جائے اور اس کو اعلیٰ درجہ کی تربیت کے ساتھ تحریک اسلامی کے لئے نہ کھڑا کیا جائے (دوئم) عامۃ المسلمین میں اس حد تک اسلامی شعور نہ پیدا کر دیا جائے کہ غیر اسلامی جماعت کی طرف اس کا توجہ کرنا ناممکن ہو جائے اور وہ اسلامی انقلاب کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دینے پر پوری طرح آمادہ ہو جائیں۔ (باقی)

درخواست دعا

مولوی محمد اعظم صاحب کی اہلیہ صاحبہ ہسپتال میں داخل ہیں حالت تشویشناک ہے احباب صحتیابی کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں
محمد سلیم

مطالبۂ پاکستان کی مخالفت کرنیوالے — اور اقتدارِ حکومت

مشہور مسلم لیگی راہنما مولوی بشیر احمد صاحب کی تقریر

(ماخوذ از ہفت روزہ رفتارِ زمانہ لاہور ۳ فروری ۱۹۵۱ء)

"پاکستان کی عنانِ حکومت ان لوگوں کے ہاتھوں میں دے دینا جو سرے سے قیام پاکستان ہی کے مخالف تھے، اس نوزائیدہ مملکت کے حق میں خودکشی کے مترادف ہے۔ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ وہ لوگ جن کی ایذا رسانیاں قائداعظم کے لئے ہمیشہ ہی سوہانِ روح بنی رہیں۔ اور جو قیامِ پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اپنی غداری پر مہر کرتے رہے۔ اقتدار سنبھالتے ہی قائداعظم کے کئے کرائے کو خاک میں نہ ملا دیں گے"

ان الفاظ میں مشہور مسلم لیگی لیڈر مولانا بشیر احمد اخگر نے ۱۲ر جنوری کے دن، ان سیاسی پارٹیوں کے عزائم کو بے نقاب کیا۔ جو مسلم لیگ کے مقابل پر، پاکستان کی غمخواری میں گھلی جا رہی ہیں۔ حالانکہ ان کا ماضی، قومی غداریوں کے طفیل انتہائی طور پر مخدوش واقع ہوا ہے۔

مولانا اخگر سٹی مسلم لیگ لاہور کے اس پبلک جلسے میں تقریر کر رہے تھے جو یوم منشور کے سلسلے میں گول باغ میں منعقد ہوا تھا۔ انہوں نے پہلے یہ بتایا کہ مسلم لیگ نے بڑی بڑی مشکلات عبور کرنے کے بعد پاکستان حاصل کیا۔ اور آج جبکہ معاندین کی بے پناہ مخالفت کے علی الرغم پاکستان قائم ہو کر شاہراہ ترقی پر گامزن ہو چکا ہے تو یہی معاندین، وفادار شہریوں کا بھیس بدل کر مسندِ اقتدار پر براجمان ہونا چاہتے ہیں

مولانا نے نہایت گرجدار آواز میں کہا۔ اس بات کی کوئی ضمانت موجود نہیں ہے کہ اقتدار سنبھالتے ہی اپنی غداریوں پر پردہ ڈالنے کے لئے، یہ لوگ خود قائداعظم کو غدار ثابت کرنے کی کوشش نہ کریں گے، بعض لوگ کہہ سکتے ہیں کہ اب تو کیا احرار کیا مولینا مودودی، کیا جمعیۃ العلماء اور کیا یونینسٹ، سب ہی پاکستان کے ساتھ وفاداری کا اعلان کر رہے ہیں۔ اور سینے پر ہاتھ مار مار کر اس عہد کی تجدید کر رہے ہیں کہ وہ پاکستان کی خدمت کو اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن آپ لوگوں کو ان نمائشی باتوں سے دھوکا نہ کھانا چاہیئے۔ یہ امر قابل غور ہے کہ وہی حامیانِ دین جن کا تمام جوشِ خطابت، پاکستان کو ناپاکستان ثابت کرنے میں صرف ہوتا تھا۔ اور وہی علمائے کرام اور رہنما جو قائداعظم کو نعوذ باللہ کافرِ اعظم کہتے تھے۔ آج کیوں بڑھ بڑھ کر وفاداری کا اعلان کر رہے ہیں؟ اور خود مسلم لیگ سے بھی بڑھ کر، کہ جس نے خود پاکستان حاصل کیا، اس نئی مملکت کے غم خوار بنے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کے منہ سے وفاداری اور غمخواری کے دعوے سنکر غالب کا یہ شعر یاد آتا ہے

مجھ تک کب ان کی بزم میں آتا تھا دورِ جام
ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں!

یہ احرار، یہ جماعت اسلامی! اور جمعیۃ العلماء کے ارکین ساری عمر تو پاکستان کے نظریہ کی مخالفت کرتے رہے۔ لیکن آج جب کہ الیکشن قریب آرہا ہے تو یہ خود قائداعظم اور ان کے رفقائے کار سے بھی زیادہ پاکستان کے خیر خواہ بن رہے ہیں۔ آن کی آن میں یہ انقلابِ عظیم خالی از علت نہیں ہے اور ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے اس طرف اشارہ کر رہا ہے کہ:۔

ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

خیر خواہی کے یہ بلند بانگ دعاوی درپردہ ظاہر کر رہے ہیں کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ کہیں یہ لوگ حصولِ اقتدار کے لئے اس واسطے تو دوڑ دھوپ نہیں کر رہے کہ اس پاکستان کو جس کا قیام ان کی تمناؤں کا خون تھا، بیچ کر اپنی پرانی آرزوؤں کو پورا کریں۔

مولانا اخگر نے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ لیگ بڑی خطاکار ہے۔ اقتدار حاصل کرنے کے بعد اس سے بڑی بڑی غلطیاں سرزد ہوئیں۔ جس کی وجہ سے اسکے وقار کو سخت دھکا لگا ہے"، کہا! اس میں شک نہیں کہ اس لحاظ سے لیگ واقعی قابل محاسبہ ہے اس نے ایک نہیں بلکہ ہزار غلطیاں کی ہیں۔ یہی ایک غلطی کیا کم ہے کہ اس نے قیام پاکستان کے بعد ان عناصر کو، جو اسکی جان کے دشمن تھے، کھلا چھوڑ دیا اور ان سے کوئی باز پرس نہ کی۔ اس رواداری کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج وہی لوگ جو نظریۂ پاکستان کو اسلام کے خلاف قرار دے کر، اسکے قیام کو ناممکن بنانے پر تلے ہوئے تھے۔ خیر خواہی اور وفاداری کا لبادہ اوڑھ کر خود لیگ کے منہ آرہے ہیں اور لیگ کے بالمقابل ایک چھوڑ دس جماعتیں بنا گئی ہیں۔ ایمانداری اور پاکستان کی خیر خواہی کا تقاضا یہ تھا کہ لیگ ان تمام عناصر کو، جنہوں نے پاکستان کے حصول کو ناممکن بنانے کی جدوجہد میں حصہ لیا تھا۔ ختم کر کے رکھ دیتی۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو اس ملت کا شیرازہ اس طرح کبھی نہ بکھرتا کہ ہر دس آدمی علیحدہ پارٹی بنائے بیٹھے ہیں اور اپنی اس انتشار پسندی سے پاکستان کے مجموعی مفاد کو نقصان پہنچا رہے ہیں"

مولینا نے نہایت پُرجوش انداز میں تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا، میں اب بھی کہتا ہوں۔ کہ اگر پنجاب میں لیگ پھر برسرِ اقتدار آجائے۔ جیسا کہ امید ہے کہ وہ ضرور کامیاب ہوگی۔ تو اسے اس غلطی کا اعادہ ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ اس قسم کی رواداری نہ صرف اسکے اپنے وجود کے لئے بلکہ خود پاکستان کے بقاء و استحکام کے لئے بہت مہنگی ثابت ہوگی۔ لیگی راہنماؤں کا یہ فرض ہے کہ وہ ان تمام عناصر کو جنہوں نے پاکستان کے قیام کو ناممکن بنانے میں حصہ لیا تھا۔ ہرگز سر اٹھانے کا موقعہ نہ دیں۔ پاکستان میں ہر قسم کے خطاکار رہ سکتے ہیں اگر نہیں رہ سکتے تو وہ جنہوں نے اغیار کے ہاتھوں بِک کر حصولِ پاکستان کی جدوجہد کو ناکام بنانے کی کوشش کی۔ لیگ کی بدنامی کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ وہ لوگ جو صریحاً غدار تھے۔ آج اس کے ہاں باریاب ہیں اور خیر خواہی کے دعاوی میں اسکے ہمنوا بنے ہوئے ہیں اگر لیگ اپنی زندگی چاہتی ہے تو اسے غداروں کو بہرحال نکالنا ہوگا۔

دوران تقریر میں اس اعتراض کی طرف آتے ہوئے کہ برسرِ اقتدار طبقہ پاکستان میں اسلامی حکومت قائم نہ ہونے دے گا۔ مولانا اخگر نے کہا! میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ مخالف جماعتوں میں بڑی تعداد میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو برسرِ اقتدار طبقے کی نسبت، اسلام کو زیادہ سمجھتے ہیں۔ اور اسلامی نظام قائم کرنے کی زیادہ اہلیت رکھتے ہیں لیکن کیا کیا جائے ان کی دیانت اور خلوص مشتبہ ہے۔ اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ پاکستان جیسی اسلامی مملکت کے قیام میں بھی ان علماء کا جو دین کے راز دان ہیں۔ ہاتھ ہونا چاہتے تھا۔ لیکن اس رازداری کے باوجود ان لوگوں نے یہی نہیں کہ اسکے قیام میں مسلمانوں کا ہاتھ نہیں بٹایا۔ بلکہ اغیار کے ساتھ مل کر اسکے قیام کو ناممکن بنانے پر تلے رہے اور ان کی موجودگی میں ہمیں ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہاتھ دینا پڑا جو بظاہر علوم دین سے عاری نظر آتے تھے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ تقسیم سے قبل سب سے بڑے مفسرِ قرآن مولینا ابوالکلام آزاد سب سے بڑے حدیث کے عالم حسین احمد مدنی۔۔ دین کی اصل روح کو سمجھنے کے مدعی مولانا ابوالاعلےٰ مودودی — سب سے بڑا خطیب اور امیر شریعت مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری ایک طرف تھے — اور قائدِ اعظم محمد علی جناح، جن میں علماء کی سی کوئی خوبو نہ تھی، دوسری طرف — قوم نے علماء دین کا ساتھ چھوڑ کر محمد علی جناح کا ساتھ دیا — کیوں ؟ اسلئے کہ محمد علی جناح کا خلوص، اور اسکی دیانت غیر مشتبہ تھی۔ قوم جانتی تھی کہ یہ مرد مجاہد ملت فروشی کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح آج ایک طرف انہیں علمائے دین کا گروہ ہے اور دوسری طرف قائداعظم کے وریث راست۔ لیاقت علی خاں ہیں۔ اگر بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے کہ لیاقت علی خاں خالص اسلامی نظام قائم نہیں کریں گے۔ تو کم از کم یہ اطمینان تو ضرور ہے کہ ان کے ہاتھوں میں پاکستان کا وجود مامون و مصئون ہے اور یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ ملک و ملت کو چند ٹکوں کی خاطر بیچ کر رکھدیں۔ برخلاف اسکے وہ بڑے بڑے علمائے دین جو آج اسلامی نظام کا نعرہ لگا کر، اسکی آڑ میں اقتدار کی مسندوں پر بیٹھنا چاہتے ہیں۔ خدا معلوم پاکستان کو برقرار بھی رہنے دیتے ہیں یا نہیں ؟

ایک طرف خالص شرعی نظام کے نفاذ کا مسئلہ ہے اور دوسری طرف پاکستان کی بقاء اور اسکی سالمیت کا سوال۔

ظاہر ہے کہ اگر پاکستان ہی باقی نہ رہا۔ تو پھر شرعی نظام، قائم کہاں ہوگا ؟ اسلئے میں کہتا ہوں کہ ان علماء کی چیخ و پکار پر کان مت دھرو جن کا ماضی مشکوک ہے۔

"مسلم لیگ کی آواز پر لبیک کہو جو کم از کم پاکستان کے وجود پر تو کوئی آنچ نہ آنے دے گی۔ اور جہاں تم کبھی نہ کبھی اسلامی نظام قائم تو کر سکو گے"

مولانا اخگر کی یہ پُرجوش تقریر نہایت جوش و خروش کے عالم میں سنی گئی۔ اور سامعین، دوران تقریر میں نعرہ ہائے تحسین بلند کر کے انہیں داد دیتے رہے۔

مولینا کی تقریر کے دوران میں بعض مخالفین نے شور مچانا چاہا تھا، لیکن آپ کی سحر بیانی اور مضبوط دلائل کے سامنے دم نہ مار سکے۔ اور جلسہ نہایت خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

"جلسہ مصلح موعود"

زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ لاہور

بروز . . . . منگل
بمورخہ . . . . ۲۰ فروری
بوقت . . . . گیارہ بجے صبح
بمقام . . . . رتن باغ

منعقد ہو گا

شاہدرہ۔ ماڈل ٹاؤن اور لاہور کی احمدی بہنوں سے درخواست ہے کہ اپنے ہمراہ دوسری مستورات کو لاکر تبلیغ کا موقعہ بہم پہنچائیں

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

درخواست دعا:۔ خاکسار کے والد محترم چوہدری عبدالعزیز خانصاحب کاٹھ گڑھی بعارضہ نمونیا کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ والدہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب کرام والد صاحب اور والدہ صاحبہ کی کامل شفا کے لئے دعا فرماویں خاکسار امسال میٹرک کا امتحان دے رہا ہے احباب کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ اسی طرح دیگر احباب جو مختلف قسم کے امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کے لئے بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کو [illegible]

موصی صاحبان توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کی رقوم ان کے وصیت نمبر نہ ملنے کی وجہ سے بغیر اندراج پڑی ہوئی ہیں۔ لہذا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے وصیت نمبر سے دفتر کو اطلاع دیں۔ اور اگر ان کو اپنے نمبر وصیت معلوم نہ ہو سکیں۔ تو پھر کم از کم اپنی ولدیت معہ سابقہ سکونت کے تحریر فرماویں تاکہ ان کی ادا کردہ رقوم کا اندراج ان کے کھاتہ جات میں کر دیا جائے۔

نیز اطلاع دیتے وقت مندرجہ کوپن نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ کیونکہ بغیر کسی کوپن نمبر اور تاریخ کے کسی رقم کا تلاش کرنا مشکل ہے۔ سیکرٹری دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ ضلع جھنگ۔

نام و پتہ	نمبر / تاریخ	رقم
چوہدری رحمت [علی] صاحب سیکرٹری منٹگمری	٤٨٤٩ / ١-١١-٤٩	٥/٣/-
نیک عالم صاحب حاجی سکندر گجرات	٢٨٥١ / ١١-١١-٤٩	١٨/-
اللہ دتہ صاحب " "		٦/-
عطاء اللہ سیکرٹری چک ۵۵۹ لائلپور	٢٨٧٢ / ٣-١١-٤٩	٢٠/-
چوہدری [عبد] الرحمن صاحب رنگ ساز بیرون دہلی [دروازہ] لاہور	٦٦٠١ / ٣-١١-٤٩	٩/-
ملک جلال الدین جیکب آباد سندھ	٥٠٥٧ / ٩-١١-٤٩	٢٥/
رسول بی بی صاحبہ نوکوٹ سندھ	٣٠٤٧ / ١٣-١١-٤٩	-/٨/-
شیخ محمد یار صاحب ٹھرڑی لالیاں جھنگ	٥٠١٣ / ١٤-١١-٤٩	٩٤/٨
اختر سلطانہ صاحبہ کراچی	٣٠٢٧ / ١٤-١١-٤٩	٣/٨
چوہدری بشیر احمد صاحب کوٹ مومن سرگودھا	٣٠٩٨ / ١٦-١١-٤٩	٩/٢
اہلیہ صاحبہ " "		٢/-
غلام رسول صاحب کوئٹہ	٢٠٨٣ / ١٨-١١-٤٩	٣١/-
سپاہی احمد خان صاحب جیسور	٣١٨٧ / ١٩-١١-٤٩	٣/١٤/-
محمد اسمعیل صاحب لفٹیننٹ لاہور	٥٠٤٥ / ٢١-١١-٤٩	٢٠٠/-
والدہ احمد دین شیخوپورہ	٥٠٥٦ / ٢٠-١١-٤٩	٥٩/-
والدہ احمد دین دنیاپور ملتان	٥٠٧٠ / ٢١-١١-٤٩	-/٤/-
صفدر اختر اہلیہ کیپٹن عبد الرحمن لاہور	٣٣٠٨ / ٢٦-١١-٤٩	٢٠/-
ملک محمد خان صاحب نیلہ گنبد لاہور	٢٨٤٨ / ٢٨-١١-٤٩	١٠/-
عبد العزیز صاحب باٹاپور لاہور	٣٣١٩ / ٢٩-١١-٤٩	٥/-
بیوہ چوہدری سلطان علی صاحب چک ۴۴ شمالی سرگودھا	٤٧٣٩ / ٢٩-١١-٤٩	٨/-
خان وحید خان گوجرخان راولپنڈی	٣٣٣٠ / ١-١٢-٤٩	٥/-
مسماۃ گلاب بی بی صاحبہ	٣٣٣٣ / ١-١٢-٤٩	٢٧/
سید شریف احمد اوورسیر کراچی	٣٤٣٥ / ٣٠-١٢-٤٩	١٦/-
جمیلہ اختر صاحبہ گنج مغلپورہ لاہور	٥١٥١ / ٣-١٢-٤٩	١٠/-
محمد الدین صاحب پٹواری حلقہ رجوال منٹگمری	٣٥٢٩ / ٧-١٢-٤٩	١٩/٨/-
برکت اللہ تخت ہزارہ سرگودھا	٣٥٨٥ / ٨-١٢-٤٩	-/٨/-
محمد صدیق " "		١/-/-
محمد ابراہیم چک ۱ درکھانہ جھنگ	٣١٦٠ / ٨-١٢-٤٩	١٥/-
حسن دین "		٥/-
غلام محمد شہزادہ چھاؤنی	٣١٩١ / ٩-١٢-٤٩	٤/٨/-
حمیدہ بیگم صاحبہ لاہور	٥٢١٠ / ١٠-١٢-٤٩	٥/-
شیخ عبد الغنی صاحب دولت پور سیالکوٹ	٣٧٢٦ / ١٢-١٢-٤٩	٦٧/٨
مختار احمد صاحب کیلودن سرگودھا	٣٧٢٧ / ١٢-١٢-٤٩	٢٢/-
میاں امام الدین صاحب تلونڈی کھجوروالی گوجرانوالہ	٣٧٣٩ / ١٣-١٢-٤٩	٢/-
مولوی روشن دین صاحب	٣٧٥٨ / ١٣-١٢-٤٩	٢٥/٨
محمد یوسف صاحب "		١٤٤/-
نذیر احمد سیکرٹری مال منٹگمری	٣٧٦٠ / ١٣-١٢-٤٩	٣١٦/١٣/-
ملکہ صاحبہ اور رحماں سرگودھا	٣٧٦٨ / ١٣-١٢-٤٩	٣/١٢/-
چوہدری جلال الدین صاحب مرضع بلوچاں شیخوپورہ	٣٧٨١ / ١٤-١٢-٤٩	٥/-
ماسٹر علی محمد صاحب چک چہور ۱۱۷ شیخوپورہ	٣٨٢٢ / ١٨-١٢-٤٩	١٠/-
محمد حسین صاحب ملازم کانڈ ڈپو پشاور	٣٣٢١ / ١٨-١٢-٤٩	٣/٣/-
بابو محمد شریف صاحب پوسٹ ماسٹر "		١٠/-
منشی غلام احمد صاحب شادیوال خورد گجرات	٣٨٦٦ / ٢٠-١٢-٤٩	-/- حصہ آمد، ٥/- حصہ جائداد
زینب بی بی آف گھماچوں حال جھنگ	٣٩٩٥ / ٢١-١٢-٤٩	١/-
مسٹر محمد کمال صاحب اکمل راولپنڈی	٤٠٢٣ / ٢٤-١٢-٤٩	٢٠/١٤
انور احمد سیکرٹری مال گورنمنٹ انجینیئر رسول ضلع گجرات	٢٣٢٦ / ٢٤-١٢-٤٩	١٤/٧
امۃ اللہ بیگم صاحبہ چک ۴۹۷ جھنگ	٧٣٤٩ / ٢٥-١٢-٤٩	-/٨/-
مولوی عنایت اللہ صاحب "		-/٨/-
محمودہ بیگم بیوہ محمد خان صاحب دوالمیال ضلع جہلم	٧٤٠٦ / ٢٦-١٢-٤٩	١٢/- حصہ جائداد
چوہدری اللہ دتہ ہمزہ غوث سیالکوٹ	٧٤١٣ / ٢٦-١٢-٤٩	٣٨٦/٤/-
محمد الدین چک ۱۷ جنوبی سرگودھا	٧٤٣١ / ٢٦-١٢-٤٩	٥/-/-
ملک احمد خان صاحب منٹگمری	٧٠٩٧ / ٢٧-١٢-٤٩	٩/-
مرزا محمد اسماعیل صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	٢٣٦٣ / ٢٧-١٢-٤٩	٨٤/٦
بشیر احمد صاحب کھیوہ باجوہ سیالکوٹ	٧٥٠٢ / ٢٧-١٢-٤٩	٨/
عبد العزیز صاحب لائلپور	٧٥١٥ / ٢٧-١٢-٤٩	١٦/-

ڈاک کے ذریعہ خرید و فروخت

دکانوں پر خرید و فروخت تو ہر جگہ اور ہر مقام پر ہوتی ہے۔ ایک بڑے شہر سے لے کر چھوٹے گاؤں تک لوگ اپنی اپنی ضروریات کی چیزیں بازار سے خرید لاتے ہیں۔ مگر ایک طرف تو انسانی ضروریات اس قدر بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور دوسری طرف مشغولیت نقطۂ عروج پر ہے۔ زندگی کی ضروریات وسیع ہوتی جا رہی ہیں۔ اور اوقات تنگ ہوتے جا رہے ہیں۔ اپنی ضروریات کی چیزوں کی خرید و فروخت کے لئے ہر شخص کا دکانوں پر جانا محال بھی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں ایسی خرید و فروخت روز افزوں ترقی پر ہے جو کہ بذریعہ ڈاک کی جاتی ہے۔ اخبار میں اشتہار پڑھ کر آرڈر دیا۔ اور کچھ روز بعد ہی چیزیں گھر پر بیٹھے بٹھائے مل گئیں۔

غیر ممالک میں امریکہ بھی ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں کے مکانات اور بازاروں کے تہ خانے اور بالا خانے تجارت کے اہم مقام ہیں۔ ڈاک کے ذریعہ چھوٹی چھوٹی چیزوں کی فروخت کا سلسلہ ۱۹۴۳ء سے برابر بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ آج امریکہ میں دو ہزار سے زائد ادارے اسی کاروبار میں لگے ہوئے ہیں مگر ان اداروں کے مالکان ابھی اس حیثیت کو نہیں پہنچے۔ کہ وہ بغیر محنت اور جد و جہد کے دولت سے مالا مال ہو جائیں۔ کیونکہ چھوٹی چھوٹی اشیاء کی بہم رسانی سے ان کو بہت کم نفع ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ۲۰ میں سے ۱۹ ایسی تنظیمیں یا تو نقصان کی وجہ سے بند ہو جاتی ہیں۔ یا پھر کم نفع ہونے کی وجہ سے معدوم ہونے پر مجبور ہوتی ہیں۔ بعض اوقات کوئی نیا ادارہ وجود میں آتے ہی بڑی کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ مگر اس کاروبار میں جس چیز کی اہم ضرورت ہے۔ وہ صبر و تحمل۔ مستقل مزاجی اور استقلال ہے۔ اور سب سے بڑھ کر تجارت کے رخ پر یعنی یہ کہ مانگ برابر پیدا ہوتی رہے۔

امریکہ میں مسٹر اور بیگم میکس بلیفز اس قسم کے کاروبار کی ایک زندہ مثال ہیں۔ مسٹر بلیفز ایک کالج کے ناظم تھے۔ مگر ملازمت سے سبکدوشی کے بعد ان کے تجارت اختیار کرنے کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے۔ ملازمت کے بعد انہوں نے نیویارک کے شہر کے شمال میں ایک کھیت خرید لیا۔ اور وہاں فیل مرغ پالنا شروع کر دیئے۔ انہوں نے اپنی کاروبار کی ابتدا بھنے ہوئے فیل مرغ بیچنے سے کی۔ مرغ شہر کے قرب و جوار میں اس قدر مرغوب ہوئے کہ مانگ برابر بڑھنے لگی۔ انہوں نے جب اخبارات اور رسالوں میں اپنی لذیذ چیز کے اشتہار دینے شروع کئے۔ تو ملک کے گوشے گوشے میں شہرت ہو گئی۔

یہ مرغ کچھ اس انداز سے تیار کئے جاتے تھے۔ کہ ہر قسم کے افراد اس کے لئے بڑی پسندیدگی کا اظہار کرنے لگے۔ اور مسٹر بلیفز اپنے کاروبار کی وجہ سے اچھی شہرت کے مالک ہو گئے۔ آہستہ آہستہ انہوں نے کاروبار کو وسعت دی اور اس میں خوشبو اور دوسری عمدہ چیزوں کے شعبے بھی قائم کر دیئے آج وہ صرف خط و کتابت اور اشتہارات کے ذریعہ کافی نفع بخش کاروبار کر رہے ہیں۔

مسٹر بلیفز کی طرح ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بیسیوں اور لوگ اسی قسم کے کاروبار میں مشغول ہیں۔ اسی طرح تھائی لینڈ کی بہت سی دکانیں خط و کتابت کے ذریعہ اپنی تجارت کو فروغ دے رہی ہیں۔ اس سلسلہ کی وجہ سے کاروبار میں یکسانیت رہتی ہے۔ اور کم آمدنی کے دنوں میں مطابقت پیدا ہو جاتی ہے۔

حکومت امریکہ کے شعبۂ تجارت نے ملک کے تمام چھوٹے اور ڈاک کے ذریعہ کاروبار کرنے والے اداروں کا جائزہ لیا ہے۔ اور وہ ہر اس شخص کا ہاتھ بٹانے میں معاون ثابت ہوتا ہے جو کہ ایسا کاروبار کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔

اس قسم کے کاروبار کی ابتدا کرنے کے لئے چند امور پیش نظر رکھنے پڑتے ہیں۔ سب سے پہلے تو مناسب سرمایہ کا حصول اور اولین نقصانات کے برداشت کی قوت ہے۔ اور دوسرے بازار میں فروخت ہونے والی اشیاء کا جائزہ لینا اور خاص طور پر ان چیزوں کا بہم پہنچانا زیادہ سود مند ہے۔ جو کہ قرب و جوار میں کم دستیاب ہوتی ہوں۔ تیسرے پیکنگ اور ڈاک کے اخراجات کا صحیح تخمینہ لگانا۔ کیونکہ اس میں دور دراز کی مانگوں کو پورا کرنے کے لئے ایسا تناسب رکھنا جس سے کچھ بچت بھی ہو سکتی ہو۔ چوتھا نکتہ جو ملحوظ رکھنے کے قابل ہے۔ وہ یہ کہ ایسی چیزوں کا کاروبار کرنا جو روزمرہ استعمال یا خورد و نوش قسم کی ہوں۔ اور جن کی برابر مانگ کی بھی امید ہو۔

(ی۔ س۔ ق۔ س)

تقرر امرائے جماعت ہائے احمدیہ

نام جماعت	عہدہ	اسماء
ضلع ملتان	امیر ضلع	چوہدری محمد حسین صاحب ہیڈ کلرک ڈویژنل ٹیلیگراف سکولز ملتان
مشرقی پاکستان	امیر پراونشل	مولوی محمد صاحب بی اے

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

اقوال و افکار

"پاکستان میں ایک کروڑ دس لاکھ ہندو آباد ہیں جنہیں مسلمانوں کے برابر حقوق حاصل ہیں۔ اور یقین ہے۔ کہ نئے آئین میں بھی انہیں ایسے ہی مساویانہ حقوق حاصل ہوں گے"

(مسٹر سریش چندر چٹوپادھیا لنکا مسلم لیگ کے ایک جلسہ عام میں)

"پاکستانیوں کی طرح باشندگان انڈونیشیا کی بہت بڑی اکثریت میں زبردست اسلامی جذبہ پایا جاتا ہے"

(آنریبل مسٹر تمیز الدین خان صدر مجلس دستور ساز ۲۷ر دسمبر کو انڈونیشیا سے روانگی کے وقت الوداعی پیغام)

"ان دنوں جب کہ ایشیا بے چین۔ انتشار اور جارحانہ حملوں کا مرکز بنا ہوا ہے "پاکستان ۔۔ ایشیا کا دل" کا مطالعہ جو وزیراعظم پاکستان کی تقریروں کا مجموعہ ہے۔ اطمینان قلب کا باعث ہے"

(مسٹر ڈارسی ایل ڈارسی اس انجلز کے اخبار "ہیرلڈ ایکسپریس" میں تبصرہ)

"پاکستان آج دولت میں کھیل رہا ہے۔ ۱۹۵۰ء میں اسے روئی کے ذریعہ ۵۳ کروڑ اور پٹ سن کے ذریعہ ۵۰ کروڑ روپے کی آمدنی ہوئی۔

(کے۔ اے دیورتی سابق ڈپٹی اسسٹنٹ کنٹرولر آف پرچیز حکومت ہندوستان و ٹکسٹائل کمشنر حکومت بمبئی۔ "بلٹز" بمبئی میں ایک مضمون)

پاکستان میں امن وامان کا دور دورہ ہے۔ تجارت اور کاروبار کو فروغ ہے۔ اور وہاں کا شہری اور فوجی نظم و نسق بہت عمدہ ہے"

(کے۔ اے دیورتی سابق ڈپٹی اسسٹنٹ کنٹرولر آف پرچیز حکومت ہندوستان و ٹکسٹائل کمشنر حکومت بمبئی "بلٹز" بمبئی میں ایک مضمون)

"پنڈت نہرو نے کشمیر میں استصواب رائے عامہ کے انعقاد اور وہاں سے فوجوں کی واپسی کے متعلق تجاویز کو تسلیم نہ کرنے کے سلسلے میں جتنے بھی فلسفیانہ نکات پیش کئے۔ ان میں سے کسی کو بھی حق بجانب ثابت نہ کیا جاسکا"

(مانچسٹر گارڈین کا مسئلہ کشمیر پر تبصرہ)

"پاکستان اور مشرقی ممالک کے اقتصادی نظام میں پٹ سن کو بڑی اہمیت حاصل ہے"

(آنریبل مسٹر عبد الستار پیرزادہ وزیر غذا و زراعت ڈھاکہ میں مرکزی پٹ سن کمیٹی کے افتتاح پر)

"بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ کے خلاف ایک غیر دانشمندانہ ہنگامہ برپا کیا جارہا ہے اگر اس وقت روک تھام نہ کی گئی۔ تو یقیناً یہ ملک کے لئے انتہائی نقصان دہ ثابت ہوگا"

(آنریبل مسٹر عبد الستار پیرزادہ وزیر غذا و زراعت ریڈیو پاکستان ڈھاکہ سے الوداعی تقریر)

"نئے دستور کے تحت مرکزی پارلیمنٹ کے تمام اختیارات اگر کم ایک ہی صوبہ کے ہاتھ میں چلے گئے۔ تو اس طرح نہ تو مرکزی حکومت کا نظام وفاقی ہوسکے گا۔ اور نہ یہ قرارداد پاکستان کے منشاء کے مطابق ہوگا"

(آنریبل مسٹر عبد الستار پیرزادہ وزیر غذا و زراعت ریڈیو پاکستان ڈھاکہ سے الوداعی تقریر)

"مستقبل کی ترقی کے لئے جو منصوبے تیار کئے گئے ہیں۔ ان پر عمل درآمد ہونے سے اس خطہ کے لوگوں کا معیار زندگی بہت جلد بہتر ہوجائے گا۔ اور یہ پاکستان کو خوشحال اور طاقتور ملک بنانے میں معاون ثابت ہوگا"

(آنریبل چوہدری نذیر احمد خان وزیر صنعت ۲۰ جنوری کو کراچی کی ایک پریس کانفرنس میں)

سیکرٹری مال کی خدمت میں گذارش

بعض سیکرٹریان مال چندہ ارسال مرکز کرتے وقت تفصیل ساتھ نہیں لکھتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا چندہ جو بغیر تفصیل کے مرکز میں آتا ہے۔ چندہ عام کی مد میں پڑ جاتا ہے۔ حالانکہ وہ چندہ کسی اور مد کا ہوتا ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ آپ جب بھی چندہ مرکز میں ارسال کیا کریں۔ اس کے ساتھ تفصیل چندہ ضرور بھجوایا کریں ورنہ بلا تفصیل رقم آنے کی صورت میں جو خرابی پیدا ہوگی۔ اس کی ذمہ داری نظارت ہذا پر نہ ہوگی۔

(نظارت بیت المال ربوہ ضلع جھنگ)

فوری ضرورت

ہمیں اپنے باغ ناصر آباد اسٹیٹ میں دو مالیوں کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ پینتالیس روپے اور ایک من غلہ ماہوار۔ مکان مفت برائے رہائش ملے گا درخواستیں معہ سفارش مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔

(انچارج دفتر ایم۔ این سنڈیکیٹ ربوہ ضلع جھنگ)

گمشدہ کی تلاش

میرا لڑکا عزیز امتیاز احمد ٹی۔ آئی۔ کالج لاہور میں F.Sc سیکنڈ ایئر میں تعلیم پاتا تھا۔ ۱۲/۱/۵۱ کو اپنا نیا سائیکل اور بستر لے کر کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا پتہ لگے۔ تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ اگر وہ خود اس کو پڑھے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ فوراً گھر چلا آوے۔ اس کے اس طرح روپوش ہونے سے اس کی والدہ کی حالت بہت خراب ہے۔ اور اپنی خیریت سے اطلاع دیوے

حلیہ :- نام۔ امتیاز احمد بٹ۔ عمر۔ ۱۸ سال رنگ سفید۔ آنکھیں نیلی۔ قد ۵½ فٹ جسمانی حالت درمیانی۔

پتہ:- ڈاکٹر خیر الدین۔ وٹرنری اسسٹنٹ سرجن بمقام شاہکوٹ ضلع شیخوپورہ

پتہ جات مطلوب ہیں!

مندرجہ ذیل احباب کے موجودہ پتہ جات مطلوب ہیں جو صاحب ان کے موجودہ پتہ جات سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر یہ احباب خود اس اعلان کو پڑھیں تو فوراً اپنے موجودہ پتہ جات سے اطلاع دیں۔

(۱) ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب میڈیکل پریکٹشنر کارخانہ بازار ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ (۲) محمد صدیق صاحب احمدی ریلوے روڈ متصل امرت دھارا بلڈنگ لاہور (۳) احمد علی خان صاحب ولد قاسم علی خان صاحب مہاجر قادیان (۴) اسلم وحید صاحب سٹوڈنٹ بی۔ اے اسلامیہ کالج لاہور (۵) چوہدری روشن دین صاحب موضع ڈھاگرہ چک ۹۰ ڈاکخانہ رحیم یارخان ریاست بہاولپور (۶) حافظ عطاء الحق صاحب پسر منشی عبد الحق صاحب کاتب محلہ دار العلوم قادیان (۷) عبد الرحمن صاحب ولد ڈاکٹر فیاض الدین خانصاحب قوم پٹھان ساکن بھاگلپور

(نظارت بیت المال)

(۴) حکیم ناظر حسین صاحب سکنہ بھینی بانگر متصل قادیان آجکل جہاں ہوں۔ اپنے پتہ سے دفتر سیکرٹری مجلس کارپرداز کو جلد اطلاع دیں۔ اور اگر کسی اور دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو۔ تو وہی دفتر مجلس کارپرداز کو اطلاع دیں کیونکہ حکیم صاحب کی وصیت کے سلسلہ میں ان کے پتہ کی ضرورت ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تصحیح

الفضل مورخہ ۸/۲/۵۱ میں صفحہ ۲ پر ایک اعلان چوہدری شیر محمد صاحب واقف زندگی کے متعلق ہوا ہے۔ اس میں ولدیت غلط چھپ گئی ہے چوہدری شیر محمد صاحب ولد چوہدری محمد عبد اللہ صاحب کی جگہ چوہدری شیر محمد صاحب ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب موضع لقا پور ضلع گوجرانوالہ پڑھا جائے۔ (نائب وکیل الدیوان)

(۲) الفضل ۴/۲/۵۱ صفحہ ۲ میں نصیر احمد صاحب ولد چوہدری محمد دیوان صاحب ساکن چک ۳۱۲ ضلع لائل پور کا نمبر ۱۲۵۸۸ شائع ہوا ہے۔ ان کا صحیح نمبر ۱۱۵۸۸ ہے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ضلع جھنگ)

کیا روسی فوجیں منچوریا میں متعین کی جائیں گی

واشنگٹن ۱۲ فروری۔ یہاں جو خفیہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ روس نے اشتراکی چین سے فوجی امداد کا ایک نیا معاہدہ کیا ہے۔ جس کے تحت منچوریا میں ۳۰۰،۰۰۰ روسی فوجیں متعین کی جائیں گی۔ چین کو جیٹ لڑاکا طیارے مہیا کئے جائیں گے اور ۱۰۰۰ چینی ہوا بازوں اور کئی ہزار چھتری بازوں کو تربیت دی جائے گی۔

یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ روس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ چین کو مزید ٹینک بڑی توپیں اور گاڑیاں مہیا کرے گا نیز ۱۰۰،۰۰۰ جاپانی جنگی قیدیوں اور ننھے ہی منگولوں کو پیدل فوج کی تربیت دے گا۔ اور سامان مہیا کریگا اس معاہدہ کی ایک اور دفعہ کے تحت جس پر گذشتہ سال کے چینی سوویٹ معاہدہ کے ضمیمہ کے طور پر ایک مہینہ ہوا دستخط ہوئے ہیں، چین ان صنعتی کارخانوں پر قابض ہو سکے گا جسے روسیوں نے جاپان سے اعلان جنگ کے بعد منچوریا پر حملہ کے دوران میں حاصل کیا تھا۔ جائیداد کے اس انتقال کو اس معاہدہ کی فوجی نوعیت پر پردہ ڈالنے کا ایک طریقہ تصور کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

فرانس پر امریکی ایٹم کا بادل

پیرس ۱۲ فروری۔ ریڈیائی لہروں کا ایک بادل جو غالباً اس سے بجز پڑ چلا ہوگا۔ جہاں امریکہ ایٹمی دھماکوں کے تجربے کر رہا ہے۔ وسطی فرانس پر پایا گیا ہے۔

یہ بادل اسی مقام پر پایا گیا ہے۔ جہاں ۱۹۴۷ کے موسم گرما میں بے کنی کے ایٹمی تجربہ کے بعد ایسا ہی ایک بادل آ گیا تھا۔ ماہروں کا کہنا ہے۔ کہ اس بادل کا کوئی مضرت رساں اثر نہیں ہوگا۔ (اسٹار)

برطانیہ میں موٹر سازی کا ریکارڈ

لندن۔ ۱۲ فروری۔ ۱۹۵۰ میں برطانیہ کی موٹر ساز صنعت نے ۵۰۰،۰۰۰ موٹریں تیار کر کے ایک ریکارڈ قائم کیا ہے یہاں ۵۲۲،۵۱۵ موٹر کاریں اور ۲۶۲،۲۰۲ تجارتی گاڑیاں بنائی گئیں۔ یہ ۱۹۴۹ کے مقابلہ میں ۲۵۰،۰۰۰ زیادہ ہے۔

۱۹۴۹ میں ۱۷۷،۰۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ کی موٹریں برآمد ہوئی تھیں۔ ۱۹۵۰ میں موٹروں کی برآمد ۳۱۹،۰۰۰،۰۰۰ پاؤنڈ کی ہوئی۔ (اسٹار)

میڈیکل طلباء کیلئے ربڑ کے دماغ

لندن ۱۲ فروری۔ یہاں کے میڈیکل سکولوں میں ربڑ اور پلاسٹک اب زیادہ مقدار میں استعمال کیا جا رہا ہے پلاسٹک سے کھوپڑی کی ہڈیوں کا بدل اور ربڑ سے جسم کے مختلف حصے بنائے جاتے ہیں تازہ ترین ایجاد ربڑ کے دماغ کی ہے۔ پہلے دماغ پلاسٹر کے بنائے جاتے تھے۔ مگر وہ جلدی ٹوٹ جاتے تھے۔ (اسٹار)

مذاکرات کشمیر میں برطانیہ کا حصہ

نیویارک۔ ۱۲ فروری لیک سکیس کے ان مذاکرات میں برطانیہ بہت ہی نمایاں حصہ لے گا۔ جن کی وجہ سے امید کی جا رہی ہے کہ کشمیر کے متعلق ہند پاکستانی تعطل کو ختم کیا جا سکے گا۔

برطانوی وفد کو امید ہے کہ وہ سارا مسئلہ اس ہفتہ کے اوائل میں حفاظتی کونسل کے سامنے پیش کر سکے گا۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ کو ہندوستان کو حملہ آور قرار دینا چاہیئے

کوئٹہ ۱۲ فروری۔ انجمن مہاجرین اور بلوچستان میں بلوچستان لیڈر جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے چیف آرگنائزر خواجہ غلام محی الدین نظامی نے چوہدری غلام عباس خاں کے اس حالیہ بیان کی پرزور تائید کی کہ اگر حفاظتی کونسل نے آئندہ ہفتہ عشرہ میں مسئلہ کشمیر کے حل کے سلسلہ میں کوئی "قطعی اور فوری قدم" نہ اٹھایا۔ تو پاکستان کے عوام کو اقوام متحدہ اور دولت مشترکہ سے علیحدہ ہو جانا ہی بہتر ہے۔

خواجہ محی الدین نظامی نے اسٹار سے کہا "ہندوستان نے کشمیر میں جارحانہ اقدام کیا تھا۔ اس لئے اقوام متحدہ کو اسے حملہ آور قرار دے دینا چاہیئے"

انہوں نے اس خبر پر سخت حیرت کا اظہار کیا کہ برطانیہ اور امریکہ ریاست کی تقسیم کے منصوبہ پر غور کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسا اقدام قطعاً ناقابل قبول ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام ساری ریاست میں آزاد اور غیر جانبدار استصواب رائے سے کم کسی چیز کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ (اسٹار)

برطانوی دارالعوام کا اجلاس

لندن ۱۱ فروری۔ کل برطانوی دارالعوام کا ایک روزہ خاص اجلاس منعقد ہوگا۔ جس میں امور خارجہ پر بحث ہوگی۔ مشرق بعید اور جرمنی کی اسلحہ بندی کی مختلف جماعتوں کے ارکان نے اپنی قراردادیں تیار کر لی ہیں۔

مسلمان صرف متحد رہ کر خطرناک حالات کا مقابلہ کر سکتے ہیں

کراچی ۱۱ فروری۔ آج دات سفارت مصر متعینہ کراچی میں شاہ فاروق فرمانروائے مصر کی ۳۱ ویں سالگرہ منائی گئی۔ اس موقعہ پر خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے تقریر کرتے کہا کہ ممالک اسلامیہ کا اتحاد ہی انہیں موجودہ خطرناک حالات میں زندہ رکھ سکتا ہے۔ آپ نے کہا کہ ممالک اسلامیہ کا نظریہ اور مقصد ایک ہونا چاہیئے ماضی میں مسلمانوں کی ترقی کی اصلی وجہ ان کا اتحاد تھا۔ اگر آج بھی مسلمان متحد متفق ہو جائیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ عظمت رفتہ کو بحال کرنے میں کامیاب نہ ہوں۔ ہمارے اتحاد کا مقصد یہ نہیں کہ کسی ملک کو خائف کریں۔ بلکہ ہمارے اتحاد کا اصلی مقصد قیام امن اور بنی نوع کی خدمت ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان اور مصر میں اخوت قائم ہے ہم اس رشتے کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کے متمنی ہیں۔

"نوائے وقت" پر عائد شدہ سنسر کی پابندیاں رفع کر دی جائیں

لاہور ۱۲ فروری۔ کل پنجاب یونین آف جرنلسٹس کی مجلس عاملہ کا اجلاس مسٹر ایس آر لیوس کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ روزنامہ نوائے وقت سے عائد شدہ سنسر کی پابندیاں ہٹالی جائیں۔ قرارداد مسٹر شفیع نے پیش کی اور اسکی تائید مسٹر خلیل احمد نے کی قرارداد کا متن حسب ذیل ہے

پنجاب یونین آف جرنلسٹس کی مجلس عاملہ نے حکومت پنجاب کے اس اعلان کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ جس کے مطابق پبلک سیفٹی ایکٹ کی رو سے روزنامہ "نوائے وقت" پر سنسر کی پابندیاں عائد کی گئی ہیں ان دلائل کے صحیح یا غلط ہونے سے قطع نظر جو حکومت نے اس اخبار کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے پیش کئے ہیں۔ یہ اجلاس اخبارات کی آزادی کے سیفٹی ایکٹ کے استعمال کی شدید مذمت کرتا ہے۔ پنجاب کے آنے والے انتخابات اور اپنے نقطۂ نظر کے آزادانہ اظہار کے پیش نظر یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سنسر کا حکم واپس لے لے۔

ایشیا کے اقتصادی کمیشن کا اجلاس

لاہور ۱۲ فروری۔ اقتصادی کمیشن برائے ایشیاء و مشرق بعید کے لئے برطانوی وفد کے مستقل قائد مسٹر پی جے سٹینٹ، ۱۲ فروری کو پیر کے روز دہلی سے بذریعہ طیارہ لاہور پہنچیں گے۔ ان کا عہدہ وزیر کے عہدے کے برابر ہے۔ اقتصادی کمیشن برائے ایشیا و مشرق بعید کے لئے برطانوی وفد کے باقی ماندہ ارکان ۲۰ فروری کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔ یہ وفد اقتصادی کمیشن برائے ایشیاء و مشرق بعید کے ۷ ویں اجلاس میں شرکت کرے گا۔ جو لاہور میں منعقد ہو رہا ہے مسٹر سٹینٹ ۱۹۱۳ سے ۱۹۳۹ تک انڈین سول سروس کے ایک رکن رہے ہیں۔ اور کچھ عرصہ تک ناگپور امپرووومنٹ ٹرسٹ کے چیئرمین بھی رہے ہیں

شاہ ایران کی شادی

طہران ۱۱ فروری۔ کل طہران میں شاہ ایران اور محترمہ ثریا اسفندیاری کی شادی ہو گئی۔

مکہ معظمہ میں حاجیوں کے بہتر انتظامات

مکہ معظمہ ۱۱ فروری۔ اس مقدس شہر کی سہولتوں کو زیادہ بہتر بنانے اور آئندہ سال آنے والے حجاج کے لئے زیادہ آرام کے انتظامات یہاں ابھی سے کئے جا رہے ہیں۔

کعبہ کے نزدیک کی بڑی سڑک دو میٹر زیادہ چوڑی کی جا رہی ہے۔ نالیوں کا انتظام بہتر کیا جا رہا ہے اور بہتر لاریاں تیار کی جا رہی ہیں۔

حجاج کی نگرانی کے ذمہ دار محکمے آئندہ موسم کے لئے ابھی سے تیاریاں کر رہے ہیں۔

ترکیہ میں اردو کی تعلیم کا کورس

کراچی ۱۲ فروری۔ موتمر عالم اسلامی کے ترکی وفد کے رکن مسٹر عمر رضا دغرل نے ایک ملاقات میں اس امر کا انکشاف کیا کہ بہت جلد ترکیہ میں اردو کی تعلیم کا سہ ماہی کورس شروع ہو جائے گا۔ یہ کورس ترکیہ اور پاکستان کی ثقافتی انجمن کی تحریک کی بنا پر شروع کیا جائے گا۔

آپ نے امید ظاہر کی کہ میرے ترکیہ واپس جانے کے بعد انقرہ میں اردو کی تعلیم شروع ہو جائے گی۔ مسٹر دغرل ترکیہ اور پاکستان کی ثقافتی انجمن کے صدر بھی ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴